اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۹ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کو ارتداد سے بچانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

اسلام نے اگرچہ ہر قسم کی برائیوں اور بداخلاقیوں کے قریب بھی نہ پھٹکنے کی نہ صرف بے حد تاکید کی ہے۔ بلکہ ایسے طریق بھی بتائے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان بُرے افعال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ لیکن اگر بہ تقاضائے بشریت کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ یا طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے کسی ناروا فعل کا ارتکاب ہو جائے۔ تو بھی اسلام ایسے انسان کو ہمیشہ کے لئے دھتکار نہیں دیتا۔ بلکہ ہر وقت اس کے لئے اپنی آغوش کھلی رکھتا ہے بشرطیکہ وہ اصلاح کرلے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ عام طور پر مسلمان جہاں اپنی اولاد کو ممنوعات شرعی کے ارتکاب سے باز رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ وہاں جب کوئی نوجوان لڑکی یا لڑکا خراب تربیت کے نتیجہ میں نادانی۔ یا عاقبت نااندیشی سے گردوپیش کی ترغیبات میں پھنس جاتا ہے۔ اور پھر انتہا درجہ کی آوارگی اختیار کرنے کے بعد ارتداد کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ تو اس کو بچانے کے لئے اتنی بھی کوشش نہیں کی جاتی۔ جتنی ادنےٰ سے ادنےٰ چیز کے کھو جانے پر اس کی تلاش میں کی جاتی ہے۔ اور کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم ایسے بدبخت اور بدکردار کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے۔ جس نے ہماری عزت کو خاک میں ملا دیا ہے۔ حالانکہ عام طور پر اس کے مرتد ہونے میں ماں باپ۔ اور دوسرے رشتہ داروں کا بھی بہت کچھ حصہ ہوتا ہے۔ ادھر اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک دفعہ جو ٹھوکر کھا کر مونہہ کے بل گر پڑے۔ اسے اُٹھنے کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ تاکید کرتا ہے۔ کہ ہر گرنے والے کو اٹھاؤ۔ ہر ایک کو صراطِ مستقیم دکھاؤ اور اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں کی اصلاح اور حفاظت کا تو خصوصیت سے حکم دیتا ہے۔ لیکن آج کل حالت یہ ہے۔ کہ اسلام کی اس پُرحکمت تعلیم پر غیر مسلم تو اپنے رنگ میں نہایت سرگرمی کے ساتھ عمل کر رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے اسے پسِ پشت ڈال رکھا ہے۔ اس کا ثبوت آئے دن اخبارات میں شائع ہونے والے ارتداد کے واقعات سے ملتا رہتا ہے۔ اگر کوئی ہندو لڑکا۔ یا خاص کر ہندو لڑکی مسلمان ہو جائے۔ تو پھر ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ہندوؤں میں شور مچ جاتا ہے۔ اور وہ اس وقت تک دم نہیں لیتے۔ جب تک اسے واپس نہ حاصل کر لیں۔ خواہ اس کے لئے انہیں کتنے ہی پاپڑ بیلنے پڑیں۔ حالانکہ ان کے مذہب میں ایسے انسان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ جو ہندو دھرم کو ایک بار ترک کر دے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ یو۔پی کے ایک معزز گھرانہ کی ہندو لڑکی نے برضا و رغبت اسلام قبول کر کے ایک مسلمان نوجوان سے شادی کر لی۔ ہندوؤں میں اس پر کہرام مچ گیا۔ بڑے اہتمام سے مقدمہ دائر کیا گیا۔ اور لڑکی کو والد اپنی ضمانت پر رہا کرا کے لے آیا۔ اس کے بعد ماتحت عدالتیں تو الگ رہیں۔ چیف کورٹ تک لڑکی کو پیش کرنے کے لئے سارا زور لگا چکا۔ حتےٰ کہ جائداد ضبط کر لینے کا حکم بھی دے دیا۔ مگر لڑکی کو نہ پیش ہونا تھا۔ اور نہ ہوئی۔

اسی طرح کراچی کا ایک تازہ واقعہ ہے۔ ایک متمول گھرانے کی نوجوان لڑکی نے مسلمان ہو کر خیرپور کے سابق وزیراعظم کے لڑکے سے شادی کر لی۔ حسب معمول ہندو جب لڑکی کو حاصل کرنے کے لئے عدالت میں گئے تو عدالت نے لڑکی کے قبولِ اسلام۔ اور اس کی شادی کو تو جائز قرار دیا۔ لیکن لڑکے کو اس کا نگران بننے کے ناقابل قرار دے دیا۔ اور لڑکی کی عمر سولہ (۱۶) سال قرار دے کر یہ فیصلہ لکھا۔ کہ جب تک لڑکی کی عمر اکیس (۲۱) سال نہ ہو جائے۔ وہ اپنے باپ کی نگرانی میں رہے اور باوجود لڑکی کے اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کرنے کے اسے باپ کے حوالے کر دیا گیا اس کا جو نتیجہ نکلنا تھا۔ وہی نکلا۔ کہ چند ہی روز کے اندر اندر لڑکی کے شدھ ہونے کا اعلان کیا گیا اور پھر اس سے شادی کے توڑنے کی درخواست دلا دی گئی۔ جسے اسی عدالت نے لڑکی کو یہ نصیحت کرتے ہوئے بخوشی منظور کر لیا۔ کہ جو کچھ ہو چکا ہے۔ اسے وہ بھول جائے۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کو دیکھئے۔ آئے دن مسلمان عورتوں کے مرتد ہو کر غیر مسلموں سے شادیاں کر لینے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ نہ رشتہ داروں کو ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ آگ میں چھلانگ لگانے والی عورت کو بچانے کی کوشش کریں۔ نہ دوسرے مسلمانوں میں غیرت پیدا ہوتی ہے کہ اس قسم کے واقعات کے خلاف جدوجہد کریں۔ بلکہ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اس قسم کی حرکت کرنے والی عورت کا نام تک نہ لیا جائے۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو اسے بھلا دیا جائے اسی ذہنیت کے ماتحت مسلمان اخبارات بھی اس قسم کے واقعات کا قطعاً ذکر نہیں کرتے۔ اس طریق عمل کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ ایک طرف تو مسلمان عورتوں کو طرح طرح سے ورغلانے والے روز بروز زیادہ دیدہ دلیر ہوتے جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ایسی عورتوں کا کوئی خبر گیر نہیں۔ اور کسی قسم کی تکلیف پہونچنے کا خطرہ نہیں۔ دوسرے جو عورت کسی نہ کسی وجہ سے ایک دفعہ ٹھوکر کھائے اسے ہمیشہ کے لئے جہنم کا کندہ بننے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور قطعاً کوشش نہیں کی جاتی کہ اسے بچایا جائے۔ حالانکہ بہت ممکن ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو ایسی عورتوں میں سے کئی ایک کو توبہ کا موقع مل جائے۔

چونکہ یہ ایک نہایت افسوسناک بلکہ شرمناک حالت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان اس کے انسداد کی طرف متوجہ ہوں۔ اول تو ہر ممکن کوشش کی جائے۔ کہ کسی مسلمان عورت کی ارتداد تک نوبت ہی نہ آئے۔ اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے ایسا ہو بھی جائے۔ تو پھر اسے بچانے کی ہر جائز اور ممکن کوشش کی جائے۔

~~~~~~

ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت جس قدر اہمیت رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ ان ارشادات سے ہو سکتا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز وقتاً فوقتاً فرماتے رہتے ہیں۔ حال میں ناظر صاحب اعلےٰ نے حضور کی خدمت میں ضلع گورداسپور کے بعض دیہات میں تبلیغ احمدیت کے اثرات اور تائید الٰہی کے بعض واقعات کے متعلق رپورٹ پیش کی تو حضور نے اس بارے میں اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"الحمد للہ ضلع کی تبلیغ ایک خاص اور اہم کام ہے اس پر خاص زور دینے کی ضرورت ہے"۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور میں تبلیغ احمدیت کس سرگرمی اور جوش سے ہونی چاہیئے۔ اور اس کے متعلق ضلع گورداسپور کے ہر احمدی پر کس قدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس بارے میں مرکزی جماعت احمدیہ کو نمونہ بننا چاہیئے۔ اور قادیان میں رہنے والے ہر احمدی کو ایک مقررہ وقت تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ تاکہ تبلیغ پر خاص زور دیا جائے بلکہ باہر کے واقفین بھی اگر تبلیغ کے لئے کوئی خاص مقامات ان کے سامنے نہ ہوں تو یہاں ہی تبلیغ کے لئے وقت دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز معاصر الحکم کا "سیرت مسیح موعود نمبر"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و سوانح جمع کرنے کے باب میں سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ اور مشہور اخبار "الحکم" نے جو گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔ اسی سلسلہ میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے ۷ رجون ۱۹۳۹ء کو الحکم کا "سیرت مسیح موعود نمبر" شائع کیا ہے۔ جو نہایت ایمان افروز روایات اور بیش قیمت مضامین کا خوشنما مرقع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور جماعت احمدیہ کے کئی اور بزرگان کی تصاویر بھی اس میں دی گئی ہیں۔ جنہوں نے پرچہ کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ غرض مضامین اور نظموں کے اعتبار سے اس پرچہ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ کتابت اور چھپوائی بھی اچھی ہے۔ گو کاغذ معمولی لگایا گیا ہے۔ حجم ۴۴ صفحات اور قیمت فی پرچہ ۴ ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ یہ پرچہ کثرت سے منگوا کر نہ صرف خود پڑھیں بلکہ غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ اس سلسلہ میں تمام خط و کتابت

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ رجون۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت ایک ضروری کام کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بخار اور سوزش سے آرام ہے۔ اور حالت رو بصحت ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے صوفی عبد القدیر صاحب نیازی بی۔ اے کو غوث گڑھ ریاست پٹیالہ میں بغرض تربیت بھیجا گیا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) مرزا احمد احمد صاحب فیروزپور کے بھانجے خضر احمد خاں کی صحت کے لئے (۲) ابو الفیض خان صاحب چودھری۔ مسٹر عبد الجبار صاحب اور مسٹر عبد الرزاق صاحب بنگالی نوجوانوں کا ۲۰ مئی سے ڈبلن میں امتحان شروع ہونیوالا ہے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت:۔ عبد الکریم صاحب ٹیلر قادیان کے ہاں ۱ مئی کو لڑکا تولد ہوا (۲) مولوی ابو الفضل محمود صاحب کے ہاں ۱۰ مئی کو لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے امۃ الرشید نام رکھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

تلاش گمشدہ:۔ میرے بڑے بھائی عبد الرحمٰن صاحب دہلوی جو قادیان میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے عرصہ تین چار سال سے لاپتہ ہیں۔ ہم تمام بہن بھائیوں اور انکے والدین کو سخت تشویش ہے۔ براہ مہربانی اگر کسی احمدی بھائی کو ان کا پتہ ہو تو مجھے اطلاع دیں یا اگر یہ سطور ان کی نظر سے گزریں تو وہ خود بلا تاخیر اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ خاکسار عبد الرشید دہلوی بیرون دہلی دروازہ متصل مسجد احمدیہ لاہور

اعلان تعطیل [illegible]
~~~~~~

556

موجودہ صدی کا مجدّد کون ہے

ایک معقول سوال کا مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے نامعقول جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب سے حال میں کسی نے سوال کیا۔ کہ:۔

"مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ ہر زمانے میں ایک مجدد ہوا ہے۔ اس وقت مجددِ زمان کون ہے؟ اپنے اخبار میں درج فرما کر جواب دیں"

اس نہایت ہی معقول سوال کا مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو جواب دیا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ:۔

"مجدّد وُہ ہے۔ جو توحید و سنت کی صحیح خدمت کرے۔ تعیین نہیں کر سکتے حسنِ ظن سے جو جسے سمجھتا ہے۔ مجدّد کہہ دیتا ہے۔ اسی واسطے پہلے مجددین کی تعیین میں بھی اختلاف ہے" واللہ اعلم (اہلحدیث ۱۹ مئی)

اس جواب پر تنقیدی نگاہ ڈالنے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ اس حدیث کے الفاظ کو سامنے رکھا جائے جس میں مجدّد کی بعثت کی خبر دی گئی ہے:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعثتِ مجددین کے متعلق جو الفاظ فرمائے ہیں۔ وُہ یہ ہیں:۔ اِنَّ اللّٰہَ یبعث لھٰذہ الامّۃ علٰی رأس کلّ مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ خدا خود اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص مبعوث کیا کرے گا۔ جو دین کی تجدید کرے گا۔ اور ان غلطیوں کو دُور کرے گا۔ جو زمانۂ نبوت سے بُعد کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو جائیں گی۔ یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ

الف۔ مجدّد وُہ نہیں۔ جسے جو قوم چاہے۔ حسنِ ظن سے مجدد قرار دینے لگ جائے۔ بلکہ مجدد وُہ ہے جسے خدا خود تجدید دین کے لئے کھڑا کرے:۔

ب۔ مجدد کی تائید میں خدائی نشانات ظاہر ہوتے ہیں:۔

ج۔ مجدّد کا کام تجدید دین ہے خواہ اس جدوجہد میں مسلمان کہلانے والوں کی نگاہ میں وُہ شریعت کے خلاف چلنے والا ہی کیوں نہ قرار پائے:۔

اب جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی سے یہ امر ثابت ہو رہا ہے۔ کہ مجددیت کا خلعت اللہ تعالےٰ کی طرف سے پہنایا جاتا ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ کہنا۔ کہ "حسنِ ظن سے جو جسے سمجھتا ہے۔ مجدّد کہہ دیتا ہے" یقیناً معقولیت سے کوسوں دُور ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے جواب دیتے وقت الفاظِ حدیث کو اپنے سامنے نہیں رکھا:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اس بات سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کی تباہ حالی کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ کہ تفترق امّتی علٰی ثلٰث وسبعین ملّۃ کلّھم فی النّار الاملّۃ واحدۃ۔ کہ میری امت ایک زمانہ میں تہتّر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ جو ایک کے سوا سب کے سب دوزخی ہوں گے۔ اب اگر یہ طریق عمل جاری ہو جائے۔ کہ جس شخص کے متعلق جی چاہے۔ اسے مجدد قرار دے لیا جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی کسی کو مجدّد قرار دے گا اور کوئی کسی کو۔ اور اس طرح بجائے تجدید دین ہونے کے یہ فیصلہ کرنا ہی مشکل ہو جائے گا۔ کہ ان مجددین میں سے حق پر کون ہے۔ ان میں سے کوئی شیعیت کی لوگوں کو دعوت دے رہا ہوگا۔ کوئی اہل السنت والجماعت کے فضائل بیان کر رہا ہوگا۔ کوئی چکڑالوی گروہ کی تائید میں تقریر کر رہا ہوگا۔ اور کوئی اہلحدیثوں کو فرقۂ ناجی قرار دے رہا ہوگا۔ ایسی صورت میں تو مجددیتِ دین کو فائدہ پہنچنے کی بجائے اسے یقینی طور پر ضعف اور ہلاکت کے گڑھے میں گرا دے گی اور مجددیت بازیچۂ اطفال بن کر رہ جائے گی:۔

پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ جواب عقل اور نقل دونوں لحاظ سے غلط ہے عقل کے لحاظ سے اس طرح کہ ایسی صورت میں لوگ اسی کو مجدّد قرار دیں گے۔ جو ان کے خیالات و اعتقادات کا حامی ہوگا۔ نہ اُسے جو ان کے عقائد کی اصلاح کا دعوے دار ہوگا۔ اور جب ہر فرقہ اپنے اپنے ہم خیال مجددین تجویز کرنے کا مجاز ہوگا۔ تو بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے تجویز کردہ مجددین سے اسلام اور مسلمانوں کی کیا حالت ہوگی۔ پھر جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ فرماتے ہیں۔ کہ ان اللہ یبعث۔ کہ مجددین کی بعثت اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب یا کسی اور کا کیا حق ہے۔ کہ وُہ یہ کہہ دے کہ جس شخص کے متعلق جس کا جی چاہے اسے مجدد قرار دے سکتا ہے۔ کیا مجددیت کی خلعت بندوں کی طرف سے پہنائی جاتی ہے۔ یا خدا کی طرف سے اگر تو یہ مناصب بندے تقسیم کیا کرتے تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ بندے جس کو جی چاہیں۔ مجدد قرار دے سکتے ہیں۔ مگر جبکہ کوئی بندہ کسی دوسرے کو مجدّد نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ شرعی طور پر کوئی شخص یہ حق رکھتا ہے۔ کہ کسی کو اپنی ذاتی رائے کی بنا پر مجدد قرار دے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ کہنا۔ کہ "حسنِ ظن سے جو جسے سمجھتا ہے۔ مجدد کہہ دیتا ہے" مجددیت کی صریح توہین نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہُوا۔ کہ آج تک امتِ محمدیہ میں جس قدر مجددین ہوئے ہیں۔ نعوذ باللہ وُہ سب انسانوں کے مرہونِ منت تھے۔ کہ انہوں نے ان کے سر پر مجددیت کا تاج رکھ دیا۔ ورنہ نہ معلوم کوئی ان کا نام بھی جانتا یا نہ جانتا یہ مجددیت سے ہنسی اور تمسخر کی نہایت شرمناک صُورت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ احمدیت کی مخالفت نے ان لوگوں کے اندر سے نورِ ایمان کو بالکل نکال لیا ہے۔ اور ان کی روحانی بینائی اس قدر کمزور ہو چکی ہے۔ کہ احمدیت کی مخالفت میں یہ اپنے مسلمہ اماموں کے متعلق بھی ہتک آمیز کلمات استعمال کرنے سے نہیں شرماتے:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک دفعہ پہلے بھی لکھا تھا۔ کہ مجدد دین کا کیا ہے۔ شیعوں کے نزدیک وُہ مجدد ہے۔ جو مرثیہ خوانی کو فروغ دے۔ اور سنیوں کے نزدیک وُہ مجدد ہے۔ جو ان بدعات کو مٹائے۔ گویا مجددیت کیا ہوئی مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی نعوذ باللہ ایک تدبیر ہُوئی۔ کہ ایک طرف تو وُہ مجدد ہو گیا۔ جو مرثیہ خوانی کی تائید کرے۔ اور دوسری طرف وُہ بھی مجدد ہو گیا۔ جو مرثیہ خوانی کو منع کرے۔ اور لُطف یہ کہ ان دونوں مجددین کے متعلق یہ کہا جائے گا۔ کہ یہ دونوں ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علٰی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کا مصداق ہیں اور دونوں کو خدا نے مبعوث کیا ہے۔ حالانکہ اگر وُہ دونوں خدا کی طرف سے آتے۔ تو ایک بات کہتے۔ نہ کہ الگ الگ:۔

غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک مجدد کوئی بڑا منصب نہیں اور نہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی کو عطا ہوتا ہے۔ جس کے متعلق انسان کا جی چاہے کہہ سکتا ہے کہ وُہ مجدد ہے۔ مگر قابلِ غور بات یہ ہے کہ کیا اس سے جواب مکمل ہو گیا۔ سائل نے جو کچھ پوچھا تھا وُہ یہ تھا کہ "اس وقت مجدد زماں کون ہے" مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ وُہ مجدد فلاں شخص ہے بلکہ جواب یہ دیا ہے کہ "حسن ظن سے جو جسے سمجھتا ہے مجدد کہہ دیتا ہے۔" حالانکہ اس نے یہ سوال ہی نہیں کیا تھا کہ مجدد وہ ہے جسے خدا کھڑا کرے یا وُہ ہے جسے انسان تجویز کر لیں بلکہ اس کا سوال یہ تھا۔ کہ موجودہ صدی کا مجدد کون ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ خود اس سوال کی معقولیت کو سمجھتے ہیں۔ مگر اخلاقی جرأت کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہہ نہیں سکتے کہ اس کا میں جواب دینے سے قاصر ہوں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو غالباً یاد ہو گا کہ مسلمان کہلانے والوں میں سے ہی کئی لوگ ایسے تھے جو مولانا ابو الکلام آزاد کو مجدد کہا کرتے تھے مگر انہی "مولانا" نے بعد میں یہ اعلان کیا کہ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے۔" جس سے ظاہر ہو گیا کہ خود ساختہ مجددین کی کیا حالت ہوتی ہے۔

اب بھی مولوی صاحب اگر خود ساختہ مجددین کے شائق ہیں تو مہربانی کر کے بتائیں کہ اس حدیث کے مطابق موجودہ صدی کا مجدد کون ہے۔ پھر جس کا وہ نام لیں گے اس سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔ کہ آیا تمہیں مجددیت کا دعوےٰ بھی ہے یا نہیں مگر جہاں تک ہمارا علم ہے وُہ نام لے کر یہ قطعاً نہیں کہیں گے کہ موجودہ صدی کا فلاں مجدد ہے۔ کیونکہ وُہ جانتے ہیں کہ اگر میں نے کسی کا نام لیا تو وُہ فوراً انکار کر دے گا۔ اور کانوں پر ہاتھ لگا کر کہے گا کہ توبہ توبہ مجھے مجددیت کا کوئی دعوےٰ نہیں۔

دشمنانِ احمدیت کی اس قسم کی بے تکی باتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ ان لوگوں کے پاس اس سوال کا کہ موجودہ صدی کا مجدد کون ہے قطعاً کوئی معقول جواب نہیں۔ اور ہو بھی کس طرح سکتا ہے جبکہ انہیں اپنے میں سے کوئی مجدد دکھائی نہیں دیتا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایک دفعہ فرمایا تھا ۔

اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

مگر اب ۵۸ سال صدی میں سے گزر رہے ہیں۔ اور ہنوز روز اول والا معاملہ ہے۔ نہ مسلمانوں میں کوئی مجدد آتا ہے۔ نہ ان کی گری ہوئی حالت کی کوئی اصلاح کرتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ کوئی صدی مجدد سے خالی نہیں رہ سکتی۔ نہ صرف صدی بلکہ ہر صدی کا ابتدا ہی وُہ مبارک زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں کوئی نہ کوئی مجدد مبعوث ہو جاتا ہے۔ گزشتہ تیرہ سو سال میں یہ حدیث اپنی صداقت واضح کر چکی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ صدی میں یہ حدیث غلط ثابت ہو۔ اگر ایسا ہی نظر آئے تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ یہ حدیث غلط نہیں۔ بلکہ قصور مسلمانوں کی آنکھوں کا ہے ان کے سامنے مجدد آیا مگر انہوں نے اسے پہچانا نہیں۔ اور یہی اصل واقعہ ہے مسلمانوں کے پاس۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجددیت و ماموریت کا خلعت پہنا کر بھیجا۔ مگر مسلمانوں نے آپ کا انکار کر دیا۔ اور کہا ہمارا مسیح تو آسمان سے اترے گا۔ مگر نہ ان کا آسمان سے مسیح اترا۔ نہ غار میں سے مہدی برآمد ہوا۔ نہ صدی کے شروع میں مجدد آیا۔ اور نہ صدی کے آخر تک مجدد آئے گا۔ جو آنے والا تھا وُہ آ چکا۔ جس نے ظاہر ہونا تھا وُہ ظاہر ہو چکا مگر بدقسمت مسلمان اب تک خوابِ غفلت میں مدہوش پڑے ہیں۔ نہ معلوم وُہ کب بیدار ہوں گے۔ اگر اس وقت وہ بیدار نہ ہوئے اور نہ انہوں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو روحانی لحاظ سے وہ بہت بڑا نقصان اٹھائیں گے ؎

الٰہی جماعتوں کی صداقت کی سات علامتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں جو واقعہ شہادت مولوی دل داد خان صاحب کا ہوا۔ اس کے متعلق قادیان کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بیان فرمایا تھا کہ اس قسم کی شہادتوں سے اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ ویتخذ منکم شہداء اے مومنو تم میں سے بعض کو شہادت کا مرتبہ عطا کرے اور وُہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔ پوری آیت اس طرح ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین اٰمنوا ویتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظالمین ولیمحص اللہ الذین اٰمنوا ویمحق الکافرین میرے نزدیک اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں انبیاء کی جماعتوں کی صداقت کی کئی علامات بیان فرمائی ہیں جو مختصراً یہ ہیں (۱) تلک الایام نداولھا بین الناس یعنی کمزور بیکس اور مظلوم جماعت کا ستارہ بلند ہو گا۔ اور مخالفین سرنگوں ہوں گے۔ چنانچہ سلسلہ احمدیہ کے واسطے بھی یہی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ (۲) ولیعلم اللہ الذین اٰمنوا تا کہ ہم ظاہر کر دیں اور دنیا میں اعلان کر دیں کہ دیکھو یہ سچی جماعت ہے جو خدا کے رسول کے لئے ہر وقت جان دینے کو تیار رہے (۳) انبیاء کی جماعتوں کی شدید مخالفت ہوتی ہے ورنہ اگر مخالفت نہ ہو تو شہادت کہاں نصیب ہو۔ (۴) یتخذ منکم شہداء کہ تم میں سے بعض کو شہادت کا قابلِ رشک مرتبہ عطا کرے۔ (۵) واللہ لا یحب الظالمین: ظالم سے خدا محبت نہیں کرتا۔ یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ محبوب و محب مدت مدید تک ناراضگی سے خاموش رہے ہوں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ کلام منقطع کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ سو جہاں انعام و اکرام کرنا اللہ تعالےٰ کی محبت کا تقاضا ہے وہاں مبشرات و رویاء صالحہ کا انعام جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ دیتا ہے وہی مورد محبت الٰہی ہیں۔ جیسے فرمایا لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا (۶) چھٹی علامت انبیاء کی جماعتوں کی یہ بیان فرمائی کہ لیمحص اللہ الذین اٰمنوا یعنی ان ابتلاؤں سے اس کی غرض یہ ہے کہ وہ مومنوں کو پاک صاف کرے۔ اور دنیا سے انہیں دل برداشتہ کر دے۔ گویا دوسرے معنی اس کے تزکیہ نفس کے ہیں۔ (۷) ساتواں نشان یہ فرمایا کہ یمحق الکافرین کفار کی تباہی ہو گی۔ اور مومنوں کی جماعت کا غلبہ ہو گا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی فرماتے ہیں ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

یہ انبیاء کی جماعتوں کی سات علامتیں ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمائیں اگر کوئی شخص ان ساتوں علامتوں کو جماعت احمدیہ پر چسپاں کرے تو اسے یہ اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ جماعت احمدیہ میں یہ تمام علامتیں پائی جاتی ہیں جو اس کی صداقت اور امتیازی شان کا کھلا ثبوت ہیں ؎ خاکسار نذیر احمد مجاہد تحریک جدید

اہم ملکی حالات اور واقعات

فیڈریشن اور ہندوستان کے والیان ریاست

بمبئی سے ۶ر جون کی ایک خبر مظہر ہے کہ ۷ر جون کو یہاں والیان ریاست کے وزراء کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ ۸ر کو والیان ریاست کی اپنی سٹینڈنگ کمیٹی کا اور ۹ر کو دونوں کا مشترکہ اجلاس ہوگا۔ ان میں فیڈریشن میں ہندوستانی ریاستوں کی شرکت کے موضوع پر بحث ہوگی۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ کے آخر تک اس امر کا فیصلہ ہو جائے گا کہ وہ فیڈریشن میں شامل ہوں گے یا نہیں۔

مشرقی ہندوستان کے والیان ریاست اپنی ایک علیٰحدہ کانفرنس کل سے کلکتہ میں کر رہے ہیں۔ اور آج شام تک وہ بھی اس امر کا فیصلہ کر لیں گے۔ کہ بمبئی میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے متعلق ان کا رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ والیان ریاست کی ان کانفرنسوں میں بیامن مسند نشینی کے تجدید یافتہ مسودہ کے متعلق والیان ریاست کے فیصلہ کی روشنی میں غور کیا جائے گا۔

کانگرس میں مسلمانوں کی شرکت اور مسٹر بوس

ڈھاکہ میں ۵ر جون کو مسٹر سوبھاش چندر بوس سابق صدر کانگرس کو بہت سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ جوابی تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ مسلمان ہمیشہ کانگرس میں شریک ہونے سے احتراز کرتے رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے، کہ انہیں آزادی کے صحیح مفہوم سے آگاہ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ ان پر یہ بات واضح کر دی جانی چاہیئے تھی۔ کہ کامل آزادی کے بغیر روٹی کا سوال بھی حل نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو سب سے بڑی شکایت یہ ہے، کہ ملازمتوں میں انہیں پورا حق نہیں ملتا۔ اگر واقعی وہ دفاتر میں عہدے حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ تو کانگرسیوں کو چاہیئے کہ خود اپنے عہدوں سے مستعفی ہو کر ان کے حوالہ کر دیں۔

آپ نے بنگالیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں بنگال کو آئندہ جدوجہد کا مرکز بنانا چاہتا ہوں۔ اس لئے بنگالیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فارورڈ بلاک میں شریک ہونا چاہیئے۔ لیفٹ ونگ والے متحد ہو جائیں تو رائٹ ونگ والوں کو ہمارے مسلک کو قبول کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے وفد کا دورہ

سر عبداللہ ہارون صاحب نے جو آل انڈیا مسلم لیگ کی خارجہ سب کمیٹی کے صدر ہیں اور جنہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کا وفد مسلم اکثریت والے صوبوں میں دورہ کرنے کیلئے مرتب کیا تھا۔ اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس وفد نے قریباً آٹھ ہزار نو سو میل کا سفر کیا۔ جس کا ایک چوتھائی موٹر یا کسی دوسرے سواری سے طے ہوا۔ تین صوبوں میں ان کی تقریروں کو سننے والوں کی مجموعی تعداد کا اندازہ چھ لاکھ کیا گیا ہے۔ دورہ کی تفاصیل اخبارات میں نہایت باقاعدگی سے چھپتی رہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وفد کا پیغام ہر اخباربین تک پہنچ گیا۔ وفد نے پنجاب میں ۱۱۳ اضلاع کا دورہ کیا۔ اور صوبہ سرحد میں ۱۲۱ اضلاع کا۔ صوبہ سرحد کے دورہ میں آزاد علاقہ کے لوگ بھی بعض اجلاس میں آکر تقریروں کو سنتے رہے اور بعض جگہ انہوں نے بندوقوں سے فائر کر کے وفد کو سلامی بھی دی۔ صوبہ سندھ میں چھبیس جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں ارکان نے تقریریں کیں۔ مسلم لیگ کے مقامی کارکنوں کے ساتھ جو ملاقاتیں ہوئیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ہر جگہ وفد کا شاندار استقبال ہوتا رہا۔ اور مسلمانوں نے ان کی باتوں کو نہایت توجہ سے سنا۔ مختصر یہ کہ یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ اور اس سے خاطر خواہ نتائج پیدا ہونے کی امید ہے۔

آفریدیوں کا حکومت کو الٹی میٹم

یورپ کی متوقع جنگ کے سلسلہ میں سرحد کے آزاد قبائل کا رویہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ لوگ بدامنی پیدا کرتے رہیں، تو حکومت کی پریشانیوں میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ اسی لئے جیسا کہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ حکومت برطانیہ کے دو سفیر افغانستان اور ایران کا دورہ کر رہے ہیں۔ تا آزاد قبائل کو پر امن رکھنے کے لئے ان اسلامی حکومتوں کا تعاون حاصل کریں معلوم ہوا ہے۔ کہ حال میں آفریدیوں کا بہت بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں ان کے لیڈر سردار خوشحال خاں نے ایک تقریر کرتے ہوئے حکومت کی فارورڈ پالیسی کے خلاف سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ آئندہ جنگ میں حکومت ہم سے اس صورت میں تعاون کی امید رکھ سکتی ہے جبکہ وہ ہمارا غصب کردہ علاقہ یعنی کھجوری میدان ہمارے حوالہ کر دے۔ نیز یہ کہ حکومت نے ہم سے بارہا ایسے وعدے کئے ہیں۔ جنہیں کبھی پورا نہیں کیا۔ اس اجتماع میں تمام قبائلی سردار شریک ہوئے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے مطالبات تحریری طور پر پولیٹیکل ایجنٹ کو بھیج دئیے ہیں۔ جس نے انہیں افسران بالا تک پہنچا دیا ہے، اور امید کی جاتی ہے کہ حکومت ان پر ہمدردانہ غور کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس کے آئین میں تبدیلیاں

بمبئی سے ۶ر جون کی اطلاع ہے۔ کہ آئینی سب کمیٹی نے نئے آئین کا مسودہ گاندھی جی کی موجودگی میں مرتب کرنے کے بعد اجلاس ختم کر دیا۔ آئین میں ایسی ترامیم کی گئی ہیں جن سے امید کی جاتی ہے کہ کانگرس میں پیدا شدہ بدعنوانیاں دور ہو جائیں گی۔ جعلی بھرتی کو روکنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ممبروں کے باقاعدہ رجسٹر رکھے جائیں ایک دفعہ نام درج ہو جانے کے بعد اگر ممبر چندہ ادا کرتا رہے۔ تو اسے ہر سال نیا فارم پر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ بہار کا شمار کانگرسی صوبوں میں آئندہ نہ کیا جائے۔ ڈیلیگیٹ یا عہدیدار بننے کے لئے کم سے کم تین سال کی ممبری لازمی شرط ہوگی۔ انتخاب کے لئے مستقل حلقے بنا دئیے جائیں گے اور اگر کوئی حلقہ مقررہ ممبروں کی کم سے کم نصف تعداد پوری نہ کر سکے۔ تو اس سے ڈیلیگیٹ منتخب نہ ہو سکے گا۔ انتخابات کے سلسلہ میں جو جھگڑے پیدا ہوتے ہیں ان کا فیصلہ کرنے کے لئے تمام صوبوں بلکہ تمام اضلاع میں آزاد ٹریبونل مقرر کئے جائیں گے۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ کہ بڑے بڑے صوبوں کو آل انڈیا کانگرس میں علاقہ وار نمائندگی دی جائے۔ لیکن اس میں سے ۳/۴ تو انتخاب کے ذریعہ ہو۔ اور باقی ۱/۴ صوبہ کانگرس کمیٹی کی طرف سے نامزدگی کی صورت میں پوری کی جائے موجودہ صورت میں ڈیلیگیٹ صوبہ کانگرس کمیٹی منتخب کرتی ہے۔ لیکن آئندہ وہ دونوں کے ذریعہ منتخب ہوا کریں گے۔ صرف ایک چوتھائی منتخب کرنے کا حق پراونشل کانگرس کمیٹیوں کو ہوگا۔ صرف بمبئی۔ دہلی۔ مارواڑ اور اجمیر کے صوبہ جات صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کے ذریعہ ڈیلیگیٹ منتخب کیا کریں گے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

بحیرہ بالٹک کی ریاستوں کے ساتھ جرمنی کا معاہدہ

روس اور انگلستان کے مابین معاہدہ کے سلسلہ میں یہ امر با وضاحت بیان ہو چکا ہے۔ کہ روس اس وقت تک کسی معاہدہ میں شرکت کے لئے تیار نہیں۔ جب تک فرانس اور برطانیہ بحیرہ بالٹک کی ریاستوں کی آزادی کی حفاظت کی گارنٹی بھی اسی طرح نہ دیں جس طرح کہ وہ پولینڈ کو دے چکے ہیں۔ ادھر تو یہ بحث و تمحیص جاری ہے اور ادھر معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ بالٹک کی ان تینوں ریاستوں میں سے دو یعنی لٹویا اور اسٹونیا کے معاہدہ کا مسودہ بالکل تیار ہو چکا ہے۔ اور اس پر ۷ جون کو باقاعدہ دستخط ہو جائیں گے۔ اور اس معاہدہ کے رو سے یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان دونوں سے کسی پر کسی طرف سے حملہ ہو۔ تو جرمنی ان کی امداد کے لئے میدان میں آئے گا۔ اس کے بعد اب یہ کہنا محال ہے۔ کہ روس کے ساتھ جمہوریتوں کے معاہدہ کا معاملہ کیا صورت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ روس جس چیز کو اس کی اساس قرار دینا چاہتا تھا وہ گویا معدوم ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ پوپ روس کے ساتھ ان ممالک کے معاہدہ کے سخت خلاف اور اسے مذہب کے لئے خطرہ کا موجب یقین کرتا ہے۔ اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے اس نے کہا ہے۔ کہ اس سے بالشوازم کا بھوت یورپ میں گھس آئے گا۔ نیوز کرانیکل کا بیان ہے کہ پوپ کی اب بھی یہی کوشش ہے۔ کہ برطانیہ۔ فرانس۔ جرمنی اور اٹلی باہمی گفت و شنید کے ذریعہ اپنے اختلافات کو دور کر لیں۔ اور ان میں سے کوئی ایک بھی روس کے ساتھ اشتراک کر کے یورپ میں مذہب کی بیخ کنی کے اسباب مہیا نہ کرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے حال ہی میں تمام ممالک کو پیغام امن بھیجا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن نے بالٹک کی ریاستوں سے یہ اقرار کر لیا ہے۔ کہ اگر جرمنی کو روس پر حملہ کی ضرورت پیش آئی۔ تو وہ اس کی فوجوں کو اپنے علاقوں میں سے گذرنے کی اجازت دے دیں گی۔ روس ان کی حفاظت کی جو گارنٹی برطانیہ اور فرانس سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ ریاستیں اپنے لئے اس کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت روس کو اس معاہدہ کا علم ہو چکا ہے۔ اور وہ جو کچھ کر رہا ہے۔ محض ان ریاستوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے کر رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہر سویز کمپنی اور اٹلی

کئی بار یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ اٹلی کی زبردست خواہش ہے۔ کہ نہر سویز کمپنی میں اس کا اثر و رسوخ بڑھ جائے۔ پیرس سے ۵ جون کی خبر ہے کہ کمپنی کے صدر نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ سویز میں اطالیہ کو زیادہ حصہ دینے کے مطالبہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ اس کا حق ہے۔ کہ وہ اس قسم کے مطالبات کرے۔ اور مراعات کا خواہاں ہو۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ اس کمپنی کا سب سے بڑا حصہ دار برطانیہ ہے۔ اور کمپنی کو سب سے بڑی امداد فرانس کی طرف سے ملتی ہے۔ کمپنی ان دونوں ممالک کی شکر گذار ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کے ساتھ ہمسائیوں کے حقوق کی نگہداشت بھی نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں۔

سپین سے جرمن و اطالوی رضا کاروں کی واپسی

ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں شرکت کرنے والے اٹھارہ ہزار جرمن رضا کاروں نے ۶ جون کو برلن میں پریڈ کی جس میں تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا۔ کہ ہسپانیہ میں لڑائی کا آغاز ہوتے ہی غیور اور بہادر جرمن رضا کار وہاں پہنچ گئے تھے۔ اور انہوں نے وہاں اشتراکیت کو خطرناک شکستیں دیں۔ اور اپنی قربانیوں سے ثابت کر دیا۔ کہ جرمن اشتراکیت کی تباہی کی طاقت رکھتے ہیں۔ اگر اس خانہ جنگی میں ہم دخل نہ دیتے۔ تو یہ تمام یورپ میں بالشویک انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوتی۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ جرمنی سپین میں اپنی نوآبادیاں قائم کرنے کا متمنی ہے۔ اس ملک کے ساتھ ہمارے کوئی مستقل مفاد وابستہ نہیں ہیں۔ بلکہ جنرل فرینکو کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں۔ اور اس کی کامیابی تمام تر جرمن اور اطالوی بہادروں کی رہین منت ہے۔ جنگ یورپ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے جب جرمن والنٹیئروں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ جرمن ایئر فورس لڑائی میں فتح حاصل کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ جولائی ۱۹۳۶ء میں ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ایک ایسے کمزور ملک کی جو برطانیہ اور فرانس کی مسلسل ریشہ دوانیوں کے باوجود اپنی آزادی کو برقرار رکھنا چاہتا ہے مدد کریں۔ چنانچہ ہم نے اٹلی کے دوش بدوش کھڑے ہو کر اس کی مدد کی۔ اور اسے کامیاب کرا دیا۔ سپین میں ہماری جد و جہد اور کامیابی ہمارے مخالفوں کے لئے بہت بڑا سبق رکھتی ہے۔ اور ثابت کرتی ہے۔ کہ اگر کسی نے جرمنی پر حملہ کیا۔ تو اس کے دانت کھٹے کر دیئے جائیں گے۔

روما سے ۵ جون کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سپین سے بیس ہزار اطالوی رضاکار جہازوں کے ذریعہ واپس آئے۔ جن کے ساتھ تین ہزار ہسپانوی سپاہی تھے۔ ساحل پر شاہ اٹلی نے ان کا معائنہ کیا۔ مسولینی نے ان کے متعلق ایک یادداشت جاری کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اٹلی کے یہ غیور اور شجاع فرزند کامل تین ماہ تک جمہوری ممالک کے لئے ہوا بنے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک جنگی جہاز میں ایک ہسپانوی مشن بھی اٹلی آیا ہے۔ جس میں وزیر داخلہ اور دوسرے سرکردہ ہسپانوی جرنیل شامل ہیں۔

قضیہ فلسطین کے متعلق عرب مندوبین کی تجاویز

چند روز ہوئے عرب مندوبین کی ایک کانفرنس قاہرہ میں منعقد ہوئی۔ اور عربوں کی طرف سے آخری مطالبات حکومت برطانیہ کو بھیجے گئے۔ جو یہ ہیں کہ ایک ایسی قومی حکومت فلسطین میں قائم کی جائے۔ جس کے چھ عرب اور دو یہودی وزیر ہوں۔ برطانوی ہائی کمشنر کا عہدہ اڑا دیا جائے۔ گو پولیس اور فنانس کے محکمے برطانوی افسروں کے ماتحت رکھے جا سکتے ہیں۔ اور انگریزوں کو وزراء کے مشیر کے طور پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ پہلے تین سال کے لئے بے شک کوئی برطانوی گورنر ہو لیکن تین سال کے بعد گورنر لازمی طور پر عرب رکھا جائے۔ آئندہ ۷½ سال تک ۷۵ ہزار یہودیوں کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت دی جائے۔ اور اس سے زیادہ یہودی نہ داخل ہونے پائیں۔ عربوں اور انگریزی حکومت کے مابین اگر کوئی اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو اس کا فیصلہ ثالثوں کے ذریعہ کیا جائے۔ جو مصر۔ سعودی عرب اور عراق کے نمائندے ہوں۔ ۵ جون کو دار العوام برطانیہ میں وزیر نوآبادیات نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ صرف مئی کے مہینہ میں ایک ہزار یہودی ناجائز طور پر فلسطین میں داخل ہوئے ہیں اور کہ اس طرح خلاف قانون داخلہ کی رفتار میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ گذشتہ چند دنوں میں چونکہ فوج اور پولیس نے زیادہ سرگرمی سے خلاف قانون حرکات کے انسداد کی کوشش کی ہے اس لئے دہشت انگیزی کی وارداتیں بہت کم ہوگئی ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ حکومت نے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں فلسطین کے دہشت انگیزی کا خاتمہ ہو جائیگا لیکن حکومت آہستہ آہستہ ان سرگرمیوں پر قابو پا رہی ہے۔ یہودیوں کے [illegible]

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ منیجر

انبالہ میں عیسائیوں سے کامیاب مناظرہ

انبالہ میں ۲۶-۲۷-۲۸ مئی پادری عبد الحق صاحب کے لیکچر کے لئے مخصوص تھیں اور مضامین مسئلہ تخلیق عالم حقیقت تجسم اور کفارہ علی الترتیب مقرر تھے۔ عیسائی مشن کی طرف سے ہمیں بھی باقاعدہ دعوت شمولیت آچکی تھی۔ نیز ان کے اشتہار میں سوال وجواب کا موقع دینے کا بھی اعلان اور وعدہ تھا۔ لہذا جماعت کے احباب ان کے جلسہ میں بکثرت شریک ہوئے۔ پہلے روز ہی پادری صاحب نے اعلان کر دیا۔ کہ اشتہار میں سوال وجواب کا موقع دینے کا وعدہ میری مرضی کے خلاف ہے اور اشتہارات چھپ گئے ہیں۔ پادری صاحب نے اپنی ہر سہ تقاریر مشن احاطہ گرلز سکول میں کیں۔ مضمون کفارہ پر ۲۸ مئی کو تقریر کے وقت مولوی ابو العطاء صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور پادری عبد الحق صاحب سے ۲۹ مئی کو مسجد احمدیہ انبالہ شہر میں بوقت صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک سوال وجواب کا وعدہ لیا۔ اس دن مسجد احمدیہ میں پبلک کی متوقع آمد کے مطابق انتظام کر دیا گیا۔ اور یہ شاندار تبادلہ خیالات ۷ بجے صبح شروع ہوا۔ کثرت سے مسلمان شریک ہوئے اور عیسائی مشن کے دس کے قریب اصحاب بھی تشریف لائے۔ جوں جوں وقت گذر رہا تھا۔ پبلک سے مسجد بھر رہی تھی۔ ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک سکوت کا عالم تھا۔ سوائے مناظرین کے کسی کو بولنے کی اجازت نہ تھی۔ مولوی ابو العطاء صاحب کی طرف سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب پر موت کے عینی گواہان کا مطالبہ تھا۔ اور محض بائیبل سے اثبات وتردید کا فیصلہ تھا۔ مگر پادری عبد الحق صاحب جوابًا محض اپنے عقیدہ پر سہارا لیتے تھے۔ اور مسئلہ کفارہ پر عقلی محالات وارد کرنے کا زور دیتے تھے۔ چنانچہ رفتہ رفتہ مولوی ابو العطاء صاحب نے بائیبل سے اس قدر عقلی محالات کا انبار حضرت مسیحؑ کی عدم صلیبی موت اور کفارہ کی عدم ضرورت پر وارد کئے کہ پادری صاحب چند ایک باتوں کے سوا باقی امور کی طرف رخ بھی نہ کر سکے۔ اور اپنی پوزیشن کے نازک ہونے کا بارہا ذکر کرتے رہے۔ حاضرین اس مناظرہ سے بہت محظوظ ہوئے۔ احباب جماعت نے جو اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ وہ قابل تعریف تھا۔ اور عیسائی صاحبان کے لئے بہت موثر۔ ایک غیر احمدی نے اپنے تازہ خبروں کے بورڈ پر مناظرہ کے بعد لکھا۔ پادری عبد الحق صاحب مولوی ابو العطاء صاحب کے مطالبہ عینی گواہان برصلیبی موت مسیح کو آخر وقت تک پورا نہ کر سکا۔ اور دیگر سوالات کا بھی معقول جواب نہ دے سکا۔ اس لئے کامیابی کا سہرا مولوی ابو العطاء صاحب کے سر بندھا۔

خاکسار کرامت اللہ عفی عنہ سیکرٹری تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصی اپنی وصیت کا نمبر لکھیں

مندرجہ ذیل رقوم سال ۳۹-۱۹۳۸ء میں وصول ہوئی ہیں۔ جن دوستوں کی یہ رقوم ہوں۔ وہ اپنے نمبر وصیت سے مطلع فرمائیں۔

۱۸ ۶/۳۸ محمد یوسف صاحب رام گڑھ ۷/۰
۱۴ ۷/۳۸ مکرم بی بی صاحبہ اہلیہ محمد جمیل صاحب ۸/
۱۰ ۱۱/۳۸ چوہدری نبی بخش صاحب ننکانہ صاحب ے/
۲۲ ۱۱/۳۸ حسن خان صاحب دار الرحمت عگر/
۱ ۱۲/۳۸ جماعت احمدیہ نیروبی ۲۰۸/۰
۱۴ ۱۲/۳۸ شاہ دین صاحب کوٹ احمدیاں سندھ ۵/۰
۱۳ ۱۲/۳۸ والدہ محمد شریف صاحب امرتسر ۱/۰
۲۳ ۱/۳۹ محمد ابراہیم صاحب ماں وڈالہ ۳/۰
۲۸ ۱/۳۹ چوہدری عبد العزیز صاحب سندھ ۳/۰
مستری شکر دین صاحب چونڈہ ۱/۸
۱۳ ۲/۳۹ محمود علی صاحب بھاگلپوری مونگھیر ۱۰/۰
۱۹ ۲/۳۹ محمد فضل کریم صاحب معرفت غلام نبی ۳/۰
۱۱ ۳/۳۹ محمد حسین صاحب کاسگنج ایٹہ ۲۰/۰
۱۵ ۳/۳۹ مرسلہ قاضی ضیاء اللہ صاحب
حافظ آباد چوہدری محمد علی صاحب ۱۵/۰
۱۸ ۳/۳۹ مرسلہ غلام حسین صاحب بودی نگل لائلپور
۲۸ عہ " " " ۱/۱۳/۰
۲۶ ۴/۳۹ ایضاً غلام حسین صاحب بودی نگل لائل پور ۱/۱۳/۰
۲۵ ۴/۳۹ مرسلہ حاکم علی صاحب چک ۵۵ ۵.ل منٹگمری
چوہدری محمد طفیل صاحب ۱۵/۰
۲۵ ۴/۳۹ مرسلہ شیخ محمد محسن صاحب لائل پور
عبد الوحید صاحب ۵/۰
۲ ۵/۳۹ مرسلہ شیخ محمد شریف صاحب نانکا
اہلیہ چوہدری فقیر محمد صاحب عہ/
" مولوی محمد اسحاق صاحب ۸/
۱۰ ۵/۳۹ مرسلہ بابو نواب دین صاحب کوئٹہ
میاں محمد اسماعیل صاحب آرہ ے/
۱۷ ۵/۳۹ مرسلہ مولوی فضل دین صاحب بنگہ
محمد ابراہیم صاحب ۹/
۲۲ ۵/۳۹ مرسلہ ڈاکٹر غلام مصطفی صاحب امرتسر
سعیدہ بیگم صاحبہ عہ/
۲۶ ۵/۳۹ جماعت نیروبی مدخلہ بیت المال ۳۲/۰/ عہ
" " بنگالی " " ۷۶۶/۰

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

قابل تعریف علاج

مرگی۔ ہسٹریا۔ وجع المفاصل۔ پتھری۔ ذیابیطس اور دیگر تمام پیشاب کی بیماریوں بواسیر۔ سل۔ دق عورتوں کے پوشیدہ امراض اور مردانہ کمزوریوں کے علاج کے لئے زود اثر مجرب ادویات موجود ہیں۔ ہر مرض کے لئے لکھیئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ سیر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے

نوٹ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مبلغین کلاس میں داخلہ

جن طلبہ نے اس دفعہ مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ (یا جو پاس کر چکے ہوں) اور وہ مبلغین کلاس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں ۳۰ جون تک دفتر جامعہ میں دیدیں یا پہنچا دیں۔ اس میں نتیجہ نکلنے کی انتظار کی ضرورت نہیں۔

جو طلبہ کامیاب ہو جاوینگے ان کی درخواستیں نظارت تعلیم وتربیت میں ارسال کر دی جائیں گی درخواستوں کا ۳۰ جون تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر مذہب وملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وارسا ۶ جون - یہاں کے سنٹرل ریلوے سٹیشن میں آگ لگ جانے کی وجہ سے تمام عمارات کی تباہی کا خطرہ لاحق ہے۔ مسافر خانہ کی چھت گرنے سے کئی آدمی زخمی بھی ہو چکے ہیں۔

شملہ - اضلاع حصار اور رہتک کو قحط کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے حکومت پنجاب بعض مستقل تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ مثلاً یہ کہ ٹیوب ویل سسٹم کے ذریعہ آبپاشی کا انتظام کیا جائے۔ نہر پانی کی فراہمی کے لئے ریاست بلاسپور کی حدود میں ایک بند لگایا جائے۔

فیض آباد ۶ جون - موضع ٹانڈا میں گذشتہ دسمبر میں جو ہندو مسلم فساد ہوا تھا۔ اس کے سلسلہ میں ۴۴ مسلمانوں پر مقدمات چل رہے تھے۔ آج ان میں سے ۴۲ کو ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ اور باقی بری قرار دئے گئے۔

لاہور ۶ جون - گذشتہ ہڑتال کے اڑھائی ایام کی تنخواہ کے متعلق مسٹر میکناب اور بھنگیوں کے درمیان جھگڑا نازک صورت اختیار کر رہا ہے اور بھنگی ڈکٹیٹر نے حکم دیدیا ہے کہ اگر ان کے حسب منشاء فیصلہ نہ ہؤا تو وہ آئندہ اتوار کو ہڑتال کر دیں گے۔

ملتان ۶ جون - جیل کے سپرنٹنڈنٹ - ہیڈ وارڈر اور چھ دیگر ملازمین پر بعض قیدیوں کو زدوکوب کرنے کی وجہ سے مقدمہ چل رہا تھا۔ آج عدالت نے انہیں ایک ایک سال قید بامشقت کی سزائیں دیدیں۔ دو قیدی زخموں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔

شولاپور ۶ جون - مہاشہ کرشن آف پرتاپ لاہور کل ۷۸۲ ستیہ آگرہیوں کے ساتھ سپیشل ٹرین کے ذریعہ اورنگ آباد پہنچے۔ حکام نے انہیں مطلع کیا۔ کہ اس قسم کے مظاہروں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ جہاں چاہیں آزادی کے ساتھ جا سکتے ہیں۔ صرف یہ کہ جتھے کی صورت نہ ہو۔ لیکن مہاشہ جی نے کہا۔ کہ انٹرنیشنل آرین لیگ کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ آخر ان سب کو گرفتار کر لیا گیا۔

برلن ۶ جون - جرمن گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کے نمائندوں کے ساتھ مشترکہ امور کے متعلق گفتگو کی گئی ہے اور دونوں ایک دوسرے کی دوستی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ یوگوسلاویہ کو اٹلی اور جرمنی کا تعاون حاصل ہے۔

کراچی ۶ جون - سندھ گورنمنٹ شہری آبادی پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے اور اس سے جو آمد ہوگی۔ وہ امتناع شراب کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے پر صرف کی جائے گی۔

شملہ ۵ جون - چونکہ سر موریس گائر انگلستان جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی جگہ ڈاکٹر ایچ - اے رحمٰن ممبر فیڈرل پبلک سروس کمیشن چار ماہ کے لئے دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہونگے۔

شملہ ۶ جون - نواحی جنگلات میں سخت آگ لگی ہوئی ہے جو سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ وائسرائے کے محل کے اردگرد جو جنگل ہے۔ اس میں بھی آگ لگ چکی ہے۔ دیہات میں مکانات جل گئے ہیں۔ اور لوگوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ صرف ایک گاؤں میں نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ ہے۔ لوگ علاقہ سے بھاگ رہے ہیں۔ مہاراجہ پٹیالہ کا فشنگ کیمپ بھی خطرہ میں ہے۔ اور آپ وہاں سے واپس آنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

چنکنگ ۵ جون - معلوم ہؤا ہے کہ چین میں یکم جولائی کے بعد افیون کھانا جرم قرار دیدیا جائے گا۔

میکسیکو ۵ جون - ایک لکڑی کے سینما میں اچانک آگ لگ گئی جس سے ستر آدمی جل کر مر گئے۔ خطرہ کو دیکھ کر لوگ دروازہ کی طرف دوڑے تو کئی نیچے پاؤں تلے کچلے گئے۔

لنڈن ۵ جون - آج دارالعوام میں مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ حکومت برازیل قرضے کی ادائیگی کی تجدید کرنا چاہتی ہے۔ اور کہ اس کے متعلق یکم جولائی کو اعلان کر دیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ جملہ قرض خواہوں کے ساتھ مساوی سلوک چاہتی ہے۔

لنڈن ۶ جون - ایک جرمن جہاز کے ذریعہ ۹۰۰ یہودی جزائر غرب الہند میں آباد ہونے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۶ جون - آج دارالعوام میں وزیر عمال نے بیان کیا - کہ ۱۷ اپریل سے ۱۵ مئی تک ۱۵۶۰۰۰ آدمی ملازم ہوئے ہیں۔ اور گذشتہ سال کی نسبت یہ تعداد بقدر ۴۰۰۰ زیادہ ہے۔

لنڈن ۵ جون - تقریباً اڑھائی لاکھ بیس سالہ نوجوانوں نے ملکی خدمات کی خاطر اپنے آپ کو ملٹری ٹریننگ کے لئے پیش کیا ہے۔

برلن ۶ جون - وزیر زراعت نے ایک زرعی نمائش میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی نے ۱۹۳۸ء میں اشیائے درآمد کی مقدار میں ۲ لاکھ مارک کی کمی کر دی ہے۔

لنڈن ۶ جون - معلوم ہؤا ہے کہ فلسطین کے وائٹ پیپر کے ضمن میں کابینہ برطانیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ دو ارکان یہود کے لئے مساوی مراعات چاہتے ہیں۔

انقرہ ۶ جون - فرانس اور ترکی کے مابین معاہدہ کی شرائط اور فرانسیسی تجاویز پر غور و خوض کرنے کے لئے ترکی کابینہ کا اجلاس کل منعقد ہوگا۔

بیت المقدس ۶ جون - تل ابیب میں یہودیوں نے چند عربوں پر حملہ کر دیا۔ جس میں ایک عرب ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ اس کے بعد عربوں نے یہودیوں پر حملہ کر کے کئی زخمی کر دیئے۔

واشنگٹن ۶ جون - یہاں ملک معظم کا استقبال حکومت امریکہ کی طرف سے سرکاری طور پر کیا جائیگا سرحد پر وزیر خارجہ نے ان کو خوش آمدید کہا۔

لنڈن ۶ جون - معلوم ہؤا ہے کہ برطانیہ کے وزیر دفاع نے روس کے وزیر جنگ کو ستمبر میں لنڈن آنے کی دعوت دی ہے۔ تا برطانوی افواج کی مصنوعی جنگوں کو دیکھ سکیں۔ اس کے بعد وہ خود نومبر میں ماسکو جائیں گے اور ساتھ ہی شمالی افریقہ جبل الطارق اور پرتگال کی سیاحت بھی کریں گے۔

لنڈن ۶ جون - کل شام جب ڈچس آف کینٹ سینما جا رہی تھیں تو ایک شخص نے آپ کی کار پر چھرہ والی بندوق سے فائر کئے۔ لیکن اسے جلد گرفتار کر لیا گیا۔

شنگھائی ۶ جون - جاپانیوں نے دو برطانوی افسروں کو جو پاسپورٹ کے بغیر شمالی چین کے جاپانی علاقوں میں داخل ہو رہے تھے۔ گرفتار کر لیا اور اب ان کے خلاف جاسوسی کے الزام میں مقدمہ چلے گا۔

لائل پور ۶ جون - آج یہاں گندم حاضر ۶/۴/۲ ہے - اوکاڑہ میں ۵/۔/۲ نخود ۶/۱/۳ بنولہ صاف ۳/۶/۳ اور گھی ۱۲/۔/۳۷ ہے گوجرہ منڈی میں گڑ ۸/۔/۔ اور شکر ۱۲/۔/۸ ہے۔ اور گھی ۵/۔/۔۳ کراچی میں روئی کا بھاؤ ۴/۔/۱۵ ہے - بمبئی میں سونا ۹/۱/۷ ۳ اور چاندی ۱۱/۔/۵۳ ہے۔ کاموکی ڈیرہ دون باسمتی ۵/۔/۶ ہے ۶/۔/۶ سیالکوٹ چاول وڈہ ۲/۳/۳ ہے ۴/۔/۳ موتی سرسوں نئی ورگی ۴/۱/۵

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی